مولانا محمد مغیرہ
خطیب جامع مسجد احرار ربوہ

انسان کا دشمن.........شیطان

سیدنا آدم علیہ السلام کے جسدِ اطہر میں جب روح پھونک دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے تعمیلِ حکم کرتے ہوئے سجدہ کیا مگر ان میں موجود شیطان نے سجدہ نہ کیا۔ اس حکم عدولی کے سبب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اپنی آغوش رحمت سے نہ صرف دور کر دیا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت سے محروم کر کے جہنم کا ابدی سزاوار کر دیا۔ اس پر شیطان نے بجائے معافی کی درخواست کرنے کے غرور میں آ کر اللہ تعالیٰ سے مہلت طلب کی کہ میری زندگی قیامت تک دراز کر دے، جسے اللہ تعالیٰ نے قبول کیا۔ شیطان نے ایک دفعہ پھر شیطنت کا مظاہرہ کیا اور کہنے لگا (اے اللہ) تیری عزت کی قسم! جس کے سبب (یعنی آدم کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے) تو نے مجھے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے میں اپنی کوشش کر کے اولاد آدم کو تیرے راستہ سے ہٹا کر گمراہ کروں گا اور اسکو گمراہ کرنے میں کسی قسم کی کاہلی و غفلت نہیں کروں گا بلکہ اسکے آگے پیچھے، دائیں بائیں، چار جہت سے گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا۔ زمین میں جھوٹی خوشنمایاں دکھاؤں گا جس کے سبب وہ ابدی خوشنمائی کو بھول کر مختصر اور بے حقیقت خوشنمائی میں پھنس کر میرے ساتھی بن جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، تو جس طرح چاہے صدائیں لگا کر بہکا سکتا ہے۔ اپنے لشکر کے سواروں اور پیادوں سے حملہ کر، انکے مال اور اولاد میں شریک ہو جا اور ان سے (طرح طرح کے) وعدے کر لے۔ مگر جو میرے بندے ہیں وہ تیرے قابو میں نہیں آئیں گے اور تیرے بعد تیرے ساتھیوں سے جہنم کو بھروں گا۔

حقیقت یہی ہے کہ اس دن سے لیکر آج تک شیطان اپنے کام (انسانوں کو گمراہ کرنے) میں لگا ہوا ہے اور اس نے انسان کو گمراہ کرنے کے لئے ہزاروں راستے بنا رکھے ہیں اور ہر راستہ پر وہ تاک لگائے اپنے کام میں مصروف ہے۔ انسان ہے کہ وہ اس بات کا خیال نہیں رکھتا کہ جس راستہ پر جا رہا ہے اس پر کیا کیا نقصانات ہیں اور زندگی کا سفر طے کرتا چلا جا رہا ہے۔ جب سفر زندگی اختتام کو پہنچتا ہے تو اس کو خیال ہوتا ہے کہ: اوہ! میں نے زندگی کے سارے سفر میں سوائے گھاٹے والے سودہ کے اپنے لئے کوئی اچھائی کا سودہ نہ کیا۔ اس کا ذمہ دار خود انسان ہے، جس نے اپنی زندگی کے لمحات کی قدر نہ کی اور اتنی قیمتی زندگی کو چند وقتی خوشیوں (جو سراب سے کم نہیں) میں برباد کر کے ہمیشہ کی خوشیوں سے اپنے آپکو محروم کر دیا۔

جس ذات نے انسان تخلیق کیا ہے وہ ازل سے اپنے انبیاء و رسولوں کے ذریعے انسان کو مطلع کرتا چلا آ رہا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے اور اسکی چالوں سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ انسان اپنے اندر

دوست و دشمن کی پہچان پیدا کرے۔ واضح رہے کہ انسان کا سب سے بڑا دوست وہی ہے جس نے اسکو اپنی رحمت سے تخلیق کیا اور تخلیق سے پہلے ہی اسکی تمام ضرورتیں پوری کرنے کی غرض سے زمین و آسمان بنائے اور اخروی بھلائی کیلئے اپنے نائبین بھیج کر اسکی ہمیشہ رہنمائی کی مگر عجیب اتفاق ہے کہ انسان نے کبھی اس بات کا خیال ہی نہیں کیا کہ میرا دوست کون ہے اور دشمن کون؟ دوست کیا چاہتا ہے اور دشمن کیا چاہتا ہے؟

اللہ! جو ہم سب کا سب سے بڑا دوست ہے وہ چاہتا ہے کہ انسان کامیاب ہو جبکہ ہمارا سب سے بڑا دشمن شیطان ہم سب کو ہمیشہ کے لئے رسوائی و ذلت میں دھکیل کر ناکام کرنا چاہتا ہے۔ کاش! انسان سوچے، سمجھے اور فکر کرے۔

اللہ تعالی نے انسان کی کامیابی کا راز اپنی فرمانبرداری میں رکھا ہے۔ اپنے احکامات اپنے نائبین کے ذریعے ہمیشہ اپنی مخلوق تک پہنچاتا رہا ہے۔ جیسے انسان کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام انسان کی زمین پر آمد سے پہلے کر دیا گیا ایسے ہی اخروی کامیابی کا انتظام بھی انسان کی آمد سے پہلے کر دیا گیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام جو پہلے انسان ہیں، اللہ کے پہلے نائب ٹھہرائے گئے۔ ادھر دوسرا انسان پیدا ہوا تو اس کے لئے پہلے ہی اللہ کا نائب موجود تھا اور ایسے ہی یہ سلسلہ یکے بعد دیگرے جاری رہا۔ انسان کی بھلائی اور انسان سے دوستی نبھانے کی غرض سے اللہ تعالی اپنے نائبین (جو نبی و رسول ہوتے ہیں) کو بھیجتا رہا۔ جنکے ذریعے اپنا حق والا راستہ واضح دکھلا کر شیطان کے مکروفریب سے بچنے کے احکامات صادر فرماتا رہا۔ سب سے آخر میں انسان کی فلاح و بھلائی کے لئے اللہ کے جو نائب تشریف لائے وہ ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے وجود گرامی کے ساتھ ہی چونکہ اللہ تعالی کے نائبین کی بعثت کا سلسلہ بند ہو گیا اسی لئے اللہ تعالی نے انسان کی فلاح کے لئے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو محفوظ رکھا اور انسان کی کامیابی کی تمام باتیں اس میں درج کر دیں۔ وہ کتاب پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے وہ انسان کو ہمیشہ بہکاتا رہتا ہے۔ خیال رکھنا اسکے بہکاوے میں نہ آنا مگر وہ انسان کتنا نادان ہے جو اللہ کی سچی کتاب کو بھی مانتا ہے لیکن تعلق کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی بجائے شیطان کے ساتھ استوار رکھتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے ماننے کا جو انداز اپنایا ہے وہ اللہ کا مقصود نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ (جو انسان سے تشکیل پاتا ہے) زناکاری، چوری، ڈاکہ زنی، اولاد کشی، والدین کی نافرمانی اور حقوق و فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی اور طرح طرح کی معاشرتی گندگیوں سے متعفن ہو چکا ہے۔ اس تعفن کا سبب صرف اور صرف شیطان کی پیروی ہے۔ اگر ہم کتاب اللہ کے بتائے ہوئے راہ مستقیم پر چلتے تو پھر آج سے چودہ سو برس قبل جو معاشرہ ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے قائم کیا، اس کا ایک ایک لمحہ جنت نظیر ہے آپ ﷺ نے اپنے ساتھ میں آنے والے اصحاب ؓ کو جہاں یہ حکم دیا کہ اس کتاب کو مانو ساتھ یہ بھی حکم فرمایا کہ یہ قرآن مجید کے

بتلائے ہوئے راستہ کے مطابق زندگی کا لمحہ لمحہ گزارو اور واقعی حقیقت یہ ہے کہ اصحاب رسول ﷺ نے زندگی ایسے ہی گزاری۔ جیسے حکم ملا اسی آن اس پر عمل ہوا۔ دنیا ایسی کوئی دوسری شخصیت پیش کرنے سے عاجز ہے کہ اس کے پیروکاروں نے ایمان لانے کے بعد ایک لمحہ کے لئے بھی حکم عدولی کی ہو۔ جیسے احکامات کا نزول ہوتا گیا اسی وقت اس پر عمل پیرا ہوتے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو انکے جیتے جی کامیابی کی سند عطاء فرمادی کہ مرنے سے پہلے سن لو! "تم کامیاب ہوگئے۔"

بعد میں آنے والے (پیدا ہونے والے) تمام انسانوں کو کتاب اللہ میں حکم کیا گیا کہ اصحاب رسول علیہم الرضوان کی طرح زندگی گذارو تب کامیاب ہوگے۔ انکی زندگی کا خلاصہ صرف اور صرف یہ ہے کہ انہوں نے دشمن کو پہچان کر اس کی ایک نہ سنی جبکہ زندگی کا لمحہ لمحہ اللہ و رسول ﷺ کے احکام کی پابندی و اطاعت میں گزار دیا۔ ایسے افراد سے جب معاشرہ کی تشکیل ہوئی تو وہ دنیا کا مثالی معاشرہ بن گیا آج بھی اُس معاشرہ کی تشکیل ممکن ہے مگر طریقہ وہی اختیار کرنا پڑے گا جو اصحاب رسول علیہم الرضوان نے اختیار کیا یعنی اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت، اسوۂ حسنہ سے محبت اور شیطان رجیم کے اعمال سے نفرت کا عملی اظہار۔ اس کے باوجود کہ آج کے کافرانہ جمہوری معاشرہ میں نیکی و تقوی کی کوئی اہمیت نہیں پھر بھی اگر اجتماعی انداز سے ہٹ کر انفرادی طور پر اللہ و رسول ﷺ کی تابعداری اور شیطان دشمنی کی اساس پر کوئی انسان زندگی گزارنے کا عزم کرے تو نیکوکار آدمی ہمیشہ ہمیشہ سلامتی میں رہے گا۔

جس نے بھی نیکی کا راستہ چھوڑ کر شیطان کا راستہ اختیار کیا اسکو کسی صورت میں بھی سکھ، چین، امن اور سلامتی نام کی چیز نہ دنیا میں میسر آئے گی اور نہ ہی آخرت میں کیونکہ شیطان نے انسان سے وہ کام کروانے ہیں جو انسانی فطرت کے بالکل برعکس ہیں۔ بھلا ایسے افعال کو انسان کے ساتھ کیا نسبت..... جب ان افعال کو فطری طور پر انسان سے کوئی نسبت ہی نہیں تو انسان کو اس سے چین و سکون کیسے نصیب ہو؟ اس لئے انسان کو اس حقیقت سے باخبر رہ کر عملاً شیطان کو دشمن سمجھنا چاہیئے اور اپنے خالق حقیقی اللہ جل شانہ سے والہانہ عقیدت سے سرشار ہو کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرنی چاہیئے وہی ہمارا خالق، رزاق اور ہمارا سچا خیر خواہ ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو راہ حق پر چلنے کی توفیق بخشے اور شیطان کے فریب سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ از ص ۲۹

پروفیسر خالد شبیر احمد:

حضرت ابوذر بخاری نے پوری زندگی عقیدے اور نظریے کی جنگ لڑی اور احرار کارکنوں کو فکری لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا۔